حجاج بیت اللہ الحرام کے نام

اسلامی انقلاب کے قائدعظیم الشان

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا

پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین ، الصّلاۃ والسّلام علیٰ رسولہ المبین ، وعلیٰ آلہ المیامین، صحبہ المنتجبین۔

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے مخصوص ہیں جو عالمین کا رب ہے اور اس کے امین ومہربان رسول اکرمؐ ولطف خداوندی سے مالامال ان کے اہلبیت اور برگزیدہ اصحاب پردرود وسلام)

حج کے لئے لاکھوں مسلمانون کا اجتماع بے مثال اور حیرت انگیز ہے۔ ان چند دنوں میں پوری دنیا سے تمام مسلمان اقوام اور معاشرے کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ اسلام اور پیغمبرعظیم الشانؐ کی جائے پیدائش اور اللہ کے گھر میں اکٹھا ہوتے ہیں اور اسرار و رموز سے بھرپور حج کے اعمال و مناسک بجالاتے ہیں۔ مفاہیم سے بھرے ان پرشکوہ مناسک میں خداوند تعالی کے ساتھ دلوں کے رشتے، دلوں کے ایک دوسرے سے تعلق، توحید کی بنیاد پر اقدام، عمومی جدوجہد، شیطان کوکنکریاں مارنے، طاغوت سے بیزاری خداوند عالم کے ذکر اور اس کے سامنےخضوع وخشوع اور اسلام کے پرتو میں عزت وعظمت کے احساس کی عملی اور مثالی طور پر مسلم اقوام کوتعلیم دی جاتی ہے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت وخیرسگالی سے پیش آنا، دشمنوں کے ساتھ سختی برتنا، خود پرستی کی آلودگی سے نجات پانا اور الٰہی شان وشوکت کے بحربیکراں میں ضم ہونا، مناسک حج کے سانچے میں

ڈھل کر جلوہ گر ہوتا ہے۔ حج ملت مسلمہ کی پہچان ہے اور اس طرز عمل کی تعلیم دیتا ہے جسے اس عظیم امت کو اپنی سعادت کے حصول کے لئے اختیار کرنا چاہیئے۔

حج کے مفہوم کو ایک ہی سمت تمام لوگوں کے بامقصد، شعوری اور متنوع سفر کے عمل میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے، اس سفر کا تانا بانا خدا کی یاد اور بندگان خدا کی یکسوئی و یکدلی سے عبارت ہے اور اس کا مقصد سعادتمندانہ انسانی زندگی کے لئے ایک مضبوط روحانی مرکز کا قیام ہے۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ کو حج کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حقیقی زندگی میں ایک عظیم اور بامقصد اقدام کی ضرورت ہے اور مسلمان حکومتیں اور اقوام سبھی اس ذمہ داری میں برابر کی شریک ہیں۔

اسلامی ممالک نے گذشتہ ایک صدی کے دوران ناقابل تلافی نقصانات اٹھائے ہیں۔ مغربی سامراج اور کشور کشائی کی لہر نے مسلمان ملتوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے، اپنی دولت اور مادی ذخائر کی وجہ سے مسلمان استعماری ممالک کی بھرپور یلغار کا نشانہ بنے رہے، جس کے نتیجے میں وہ سیاست اور اقتصاد کے میدانوں میں (یورپ کی) دست نگر بن کر رہ گئے اور سائنسی و مادی اعتبار سے پس ماندگی کا شکار ہوگئے اور جب کہ استعماری طاقتوں نے ناجائز قبضے، ظلم وستم اور جنگ کے شعلوں کو بھڑکاتے ہوئے، نیز تشدد کے سہارے مسلمانوں کے مادی ذخائر اور افرادی قوت کو ہڑپ کرلیا اور اپنی طاقت و دولت میں اضافہ کیا۔

طویل برسوں کے بعد مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوئے، ان کی بیداری کی تحریک اور عالم اسلام میں حق و آزادی کی تحریکوں نے انہیں نوید کے نئے افق سے آشنا کیا، آخرکار ایران میں اسلام کی کامیابی اور اسلامی جمہوری نظام کے قیام کے ساتھ ہی عالم اسلام میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

واضح سی بات ہے کہ دنیا میں قائم دولت و طاقت کے مراکز آسانی کے ساتھ حق کے سامنے نہیں جھکیں گے اور مسلم اقوام کو ایک طویل اور کٹھن لیکن بابرکت اور نیک انجام والے راستے کو طے کرنا ہوگا۔ اگر اس راستے کو راہی ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو اپنے آپ کو اور بعد میں آنے والی نسلوں کو پس ماندگی کی ذلت اور سیاسی، اقتصادی و ثقافتی قید سے نجات دلاسکیں گے اور اسلام کے زیر سایہ شیریں زندگی کا ذائقہ چکھ لیں گے۔

یہ راستہ، علمی و سیاسی جد و جہد اور پوری طاقت کے ساتھ واضح و آشکار حق کے دفاع کا راستہ

ہے، اس میدان میں مسلمان اپنی عزت و آبرو اور پامال ہونے والے حقوق کے محافظ ہیں، عدل و انصاف اور انسانی ضمیر ایک آگاہ اور درگذر کرنے والا منصف ہے جو اس مظلومانہ جدوجہد کی تائید کرتا ہے۔

عالمی استکبار یعنی تیل کی بڑی بڑی کمپنیوں اور اسلحہ بنانے والے کارخانوں کا وسیع جال، عالمی صہیونزم اور ان سے وابستہ حکومتیں ملت اسلامیہ کی بیداری کے خطرات کو بھانپ کر بوکھلاہٹ کی عالم میں جارحیت کا ارتکاب کررہی ہیں، سیاسی، تشہیراتی، عسکری اور دہشت گردانہ اقدامات کے پہلوؤں کی حامل یہ یلغار آج ریاستہائے متحدہ امریکا پر حاکم فوجی نظام اور صیہونی حکومت کے واضح تشدد آمیز گفتار و کردار میں آشکار طور پر دکھائی دیتی ہے۔

مظلوم اور خاک و خون میں غلطاں سرزمین فلسطین کو ہر روز غاصب صیہونی حکومت کی سفاکانہ کارراوئیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

فلسطینی قوم کو قتل و غارت، تباہی و بربادی، ظلم و جارحیت، ذلت و حقارت اور توہین جیسے مصائب و آلام صرف اس جرم کی پاداش میں برداشت کرنا پڑرہے ہیں کہ وہ نصف صدی کے بعد پوری جرأت مندی سے اپنے پامال شدہ حقوق کا مطالبہ کررہی ہے۔

عراقی قوم کو جنگ کی دھمکیاں اس لئے مل رہی ہیں کہ امریکی حکومت تیل کی اہم معدنیات پر قبضے اور اس خطے کو تیل کے باقیماندہ ذخائر کو ہڑپ کرنے، نیز فلسطین، ایران، شام اور سعودی عرب کی سرحدوں کے قریب اپنی مؤثر موجودگی کے لئے عراق میں مستقر ہونا اور اس کے نتیجے میں عراق سمیت مشرق وسطی کے دیگر ممالک کی مقاصد سے کھیلنا ضروری جانتی ہے۔

افغان عوام اس لئے گذشتہ ایک سال اور چند ماہ کے دوران امریکا اور برطانیہ کے عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور بموں کا نشانہ بنے اور ان کے جسم و روح نے ان کی توہین آمیز اور غاصبانہ مداخلت اور موجودگی کی تکالیف کو برداشت کیا کہ امریکی حکومت نے اپنے ناجائز مفادات کی تعبیر اسی طرح کی ہے۔

اس سامراجی اور انسانیت دشمن نیٹ ورک کا لالچ کسی قسم کے حدود و قیود کا قائل نہیں ہے۔

امریکا گذشتہ صدی میں لاطینی امریکا کے ممالک پر قبضہ جمانے کے درپے رہا تو حالیہ نصف صدی میں وہ خطے کے تمام اسلامی ممالک کا بلاشرکت غیرے آمر و جابر حاکم بننا چاہتا ہے۔ امریکا کے

تمام عالمی مقاصد اور نقصان وہ پالیسیوں کی بنیاد ہی غرور آمیز اور حماقت پر مبنی دعوی ہی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ امریکا اور اس کے اتحادی ناکام ہوں گے اور دنیا ایک بار پھر ایک طاقتور لیکن بدمست سلطنت کا زوال اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔بالکل اسی طرح جیسے افغانستان اور فلسطین میں ان کے مستی کے عالم میں لگائے گئے اندازے غلط ثابت ہو چکے ہیں۔

لیکن اگر امت مسلمہ نے چاہے ان کی حکومتیں ہوں یا اقوام بروقت اور خردمندی و شجاعت پر مبنی فیصلہ نہ کیا تو ایک بار پھر ان کو شدید اور حد سے زیادہ ناقابل تلافی نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔

امریکا نے اپنے نئے دیوانہ وار عمل کے دوران جو ۱۱ ستمبر کے انتہائی مشکوک واقعات کے بعد شروع ہوا ہے ایک تشہیراتی حملے سے بھی کام لیا ہے یعنی اس نے جمہوریت اور دہشت گردی سے جنگ کا پرچم بلند کر کے مسلم اقوام کے سامنے مہلک ہتھیاروں اور کیمیائی اسلحوں کی مذمت میں راگ الاپنا شروع کر دیا ہے۔کیا وہ نہیں سوچتا کہ ممکن ہے مسلمان اس سے سوال کریں کہ یہ سب کچھ کن حکومتوں اور رہ کن کمپنیوں نے عراق کی بعثی حکومت کے اختیار میں دیا ہے؟

پس وہ انیس ہزار کیمیائی بم جس کے بارے میں تمہارا دعویٰ ہے کہ وہ عراق کی بعثی حکومت کے پاس ذخیرہ تھا اور چونکہ اس میں سے تیرہ ہزار ایرانیوں پر گرایا گیا ہے لہذا چھ ہزار اس کے پاس موجود ہونا چاہئے، اور تم اس بات کو عراق پر اپنے آئندہ حملے کے لئے دلیل بنا رہے ہو، اس تعداد میں اسلحے اور کیمیائی مواد کہا سے عراق کو حاصل ہوئے؟ آیا تمہارے اور تمہارے حلیفوں کے علاوہ کوئی اور اس تاریخی المیئے کا شریک جرم ہے؟

آیا اس کو خیال نہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دعویٰ اور نامعلوم اور مشتبہ گروہوں پر الزام تراشیاں، مسلم اقوام کو فریب نہیں دے سکتیں، جب کہ وہ دیکھ رہی ہیں کہ امریکا دنیا کی سفاکترین دہشت گرد حکومت یعنی اسرائیل کی حمایت کرر ہاہے۔امریکا اس مہنگے اور دیوانہ وار تشہیراتی عمل کے ذریعے مسلم اقوام کی نظر میں اب جھوٹ، مکروفریب اور چالبازی کے پیکر میں تبدیل ہو چکا ہے۔

غرور ونخوت کے نشے میں چور امریکا کو فلسطین اور افغانستان میں اپنے مقاصد حاصل نہیں ہو سکے ہیں اور اس بے پناہ مادی اور روحانی سرمایہ کاری سے سوائے نقصان کے اس کو کچھ ہاتھ نہیں

آیا ہے اور انشاء اللہ اس کے بعد یہی صورت رہے گی۔

عراق میں بھی اس کا دعویٰ ہے کہ وہ بعثی حکومت اور صدام کی سرنگونی چاہتا ہے اور یقیناً وہ جھوٹ بول رہا ہے، اس کا اصل مقصد اوپک تنظیم پر قبضہ کرنے اور علاقے کا تیل ہڑپنے کے علاوہ صیہونی حکومت کی اور قریب سے حمایت اور اسلامی مملکت ایران شام اور سعودی عرب کے خلاف نزدیک سے سازشیں رچنا ہے۔

مسلمہ امر یہ ہے کہ اگر امریکا عراق پر چاہے جنگ کے ذریعے یا جنگ کے بغیر ہی قبضہ حاصل کرلیتا ہے سب سے پہلے اس معاندانہ قبضے کی بھینٹ عراقی عوام چڑھیں گے اور اپنی (علیحدہ) تاریخ کے حامل قوم کو عزت و وقار، غیرت و ناموس اور دولت کی قربانی دینا پڑے گی اور اگر وہ قوم اور اس کے پڑوسی ممالک نے ہوش سے کام لیا تو (امریکا کو) یہ مقاصد حاصل نہیں ہوسکیں گے، انشاء اللہ۔

استکبار کو پتہ ہے کہ مسلم اقوام اور حکومتوں کی استقامت اور اولوالعزمی کا سرچشمہ اسلام اور اس کی حریت آمیز تعلیمات ہیں، اسی لئے اس نے وسیع پیمانے پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاق نفسیاتی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد سے جب کہ صیہونیوں کے طاقت ور خفیہ نیٹ ورک کو مورد الزام ٹھہرانے کے لئے بے شمار قرائن و شواہد پائے جاتے ہیں عجلت سے کام لیکر اسلام اور مسلمانوں کو مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل کرکے شب و روز اس کو دہرانا شروع کردیا گیا، کچھ مسلمانوں کو امریکہ اور افغانستان، نیز دوسرے ممالک سے گرفتار کرکے خوفناک جیلوں میں اذیت و آزار دی جانے لگی، نہ تو ان افردا پر اب تک کوئی الزام ثابت ہوا اور نہ ہی نام و شہرت رکھنے والے ملزمین امریکیوں کے ہاتھ آسکے، پھر بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفسیاتی جنگ نہیں رکی اور گویا اس قدر جلد رکنے والی بھی نہیں ہے۔

اسلام آزادی، انصاف اور حق طلبی کا مذہب ہے۔ اصل جمہوریت (اور عوامی حکومت) وہی دینی جمہوریت (اور عوام کی مذہبی حکومت) ہے جو ایمان اور مذہبی فرائض کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے اور جیسا کہ مملکت اسلامی ایران میں دیکھا جاسکتا ہے، وہ جمہوریت جو امریکا عرب اور اسلامی ملکوں کے عوام کو دینے کا دعوے دار ہے وہ اس کی گولیوں، بموں اور میزائیلوں سے زیادہ خطرناک ہے دشمن کھجور کا ایک دانہ بھی ہم کو دے تو اطمینان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مہلک زہر میں ڈوبا ہوا تو

نہیں ہے، امت مسلمہ افریقہ،مشرق وسطی اور مغربی ایشیا میں بارہا حتیٰ گذشتہ چند برسوں کے دوران اس امر کا تجربہ کر چکی ہے۔

ملت اسلامیہ کو ایسے حساس اور پرخطر حالات میں ہمیشہ سے زیادہ حج کی مثالی (عبادت) سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے، ایک ایسے اقدام اور تحریک کی ضرورت ہے جو با مقصد ہو، پوری آگاہی، تنوع اور ہمہ گیر پہلوؤں کے ساتھ قرآنی مقاصد کے تحت اسلام کی سیدھی راہ میں ہو جیسا کہ خداوند متعال کا ارشاد ہے:" ایمان والے ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں طاغوت کے لئے لڑتے ہیں لہذا تم شیطان کے دوستوں (اور ساتھیوں) سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکر بہت کمزور ہے"۔

اور اللہ تعالی (قرآن میں یہ بھی) فرماتا ہے:

"موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر سے کام لو، زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخری نتیجہ بہرحال پرہیزگاروں کیلئے ہے"۔

والسلام علیکم ورحمة الله

علی الحسینی الخامنہ ای

☆☆☆☆☆☆